www.paksociety.com

یہ عشق ہے جاناں

نفیسہ سعید

ممازوردار آواز میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں، وہ نہایت غصے میں تھیں جس کا اندازہ ان کے چہرے پر چھائے تاثرات دیکھ کر بخوبی لگایا جاسکتا تھا، ذوحان نے انہیں دیکھتے ہی جلدی سے اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین بند کی، جانتا تھا اگر اسی طیش کی حالت میں ان کی نظر سامنے اسکرین پر نمایاں اس اداکارہ کی تصویر پر پڑ جاتی تو سمجھو قیامت ہی آجاتی، ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ ممادروازہ اتنے زوردار

Downloaded From
Paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

انداز سے کھول کر آئیں کہ وہ ان کی آمد سے باخبر ہو گیا ورنہ تو.....

''تم نے ارسل کو کیوں مارا ہے؟'' اپنا ایک ہاتھ کمر پر رکھے، بالکل سامنے کھڑی غصے کے عالم میں وہ اس سے جواب طلب تھیں۔

''کون ارسل.....؟'' اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے واقعی ارسل کو نہیں جانتا۔

''بنو مت، تم اچھی طرح جانتے ہو میں کمال صاحب کے بیٹے ارسل کی بات کر رہی ہوں جو تمہارا کلاس فیلو بھی ہے۔'' انہوں نے الفاظ خاصے چباتے ہوئے جملہ ادا کیا۔

''اوہ اچھا.....وہ ارسل.....آپ کو کس نے بتایا کہ میں نے اسے مارا ہے؟'' دل ہی دل میں آئے ارسل کے خلاف اپنے غصے کو دباتے ہوئے وہ آرام سے بولا۔

''اٹھ کر نیچے جاؤ، کمال صاحب تمہارے پاپا کے پاس آئے بیٹھے ہیں، جانتے ہو تم نے اسے دھکا کر دے اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی ہے۔'' مما غصے سے کہتے ہوئے واپس پلٹیں۔

''اوہ نو.....لیکن مما میں نے تو اسے مذاق میں دھکا دیا تھا، اب مجھے کیا پتا تھا کہ اس کی ناک جا کر سامنے والی دیوار میں گھس جائے گی۔'' حسبِ معمول وہ اب بھی مطمئن تھا۔

''ذوہان نیچے آؤ اور یہ سب وضاحت اپنے باپ کے سامنے دو، مجھے بے وقوف مت بناؤ۔'' مما غصے سے واپس پلٹتے ہوئے بولیں۔

''مجھے نیند آ رہی ہے میں سونے لگا ہوں، آپ پلیز پاپا سے کہہ دیں کہ وہ سو رہا ہے جب میں جاگوں گا تو خود ہی بات کر لوں گا۔'' تکیہ سیدھا کر کے لیٹتے ہوئے وہ اطمینان سے بولا۔ روحی کچھ دیر کھڑی اپنے لاڈلے بیٹے کو دیکھتی رہیں مگر بولی کچھ نہیں، جانتی تھیں کہ وہ ازلی ڈھیٹ ہے اور اب اگر اس نے نیچے آنے سے انکار کر دیا ہے تو وہ کبھی نہیں آئے گا، یہ سوچتے ہوئے وہ دروازہ کھلا چھوڑ کر ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئیں۔

☆☆☆

''تم نے سر کو کیوں بتایا کہ میں چیٹنگ کر رہا تھا۔'' چہرے پر غصے کے بھرپور تاثرات لیے وہ اس کے سامنے کھڑا جواب طلب تھا، زلف نے ایک نظر اس کے سرخ و سفید چہرے پر ڈالی وہ جب سے اس کالج آئی تھی اس کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ ذوہان یا اس کے کسی دوست کے منہ نہ لگے کیونکہ اسے ان لڑکوں کا یہ گروپ قطعی پسند نہیں تھا اس کے باوجود آج اس کی یہ کوشش ناکام ہو گئی اور ذوہان اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔ اس نے اسے قطعی نظر انداز کر کے آگے کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔

زلف کے آگے بڑھتے ہی وہ کڑے تیوروں کے ساتھ ایک بار پھر سے اس کے سامنے آ گیا۔

''میرے آگے سے ہٹو، میں تم جیسے بدتمیز لوگوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتی۔'' ناگواری سے جواب دیتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے آگے بڑھنا چاہا۔

''مجھے بھی تم جیسے باتمیز لوگوں سے بات کرنے کا کوئی خاص شوق نہیں ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا، آئندہ اگر میرے خلاف کوئی بات کرنے کی کوشش کی ناں تو.....'' اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی اٹھا کر وہ اسے خبردار کرتا ہوا بولا۔

''تو کیا کرو گے؟'' اپنے اسکارف کی پن درست کرتے ہوئے وہ نہایت اطمینان سے بولی۔

''اوئے نکل یہاں سے، سر ہمدانی اسی طرف آ رہے ہیں پکڑا جائے گا۔''

قبل اس کے وہ اسے کوئی سخت جواب دیتا، فیصل دوڑتا ہوا آیا اور اسے بازو سے کھینچ کر لے گیا جبکہ زلف اپنی جگہ کھڑی اسے پشت کی جانب سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تکتی رہی۔

☆☆☆

''سارا قصور ماں، باپ کی غلط تربیت کا ہوتا ہے، دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر بڑے گھرانوں کے نوجوان لاڈ پیار میں بگڑ کر ایسی ہی گھٹیا حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔'' امی اسے سمجھاتے ہوئے آہستہ، آہستہ بولیں۔ ''تم کوشش کیا کرو اس لڑکے کے زیادہ منہ نہ لگو۔''

''اماں آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں کسی بھی ٹائپ کے لڑکے کے منہ نہیں لگتی، پتا نہیں کیوں بلاوجہ مجھ سے آکرالجھ گیا۔ ٹھیک ہے میں اس کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی تھی جب وہ اکاؤنٹنگ کا پیپر اپنے موبائل کی مدد سے حل کررہا تھا مگر خدا گواہ ہے یہ بات میں نے سوائے آپ کے کبھی کسی کو نہیں بتائی پھر پتا نہیں کیسے کلاس میں عثمانی صاحب نے اسے لتاڑ دیا اور وہ باہر نکلتے ہی میرے پیچھے دوڑا آیا، عجیب بدمعاشی ہے۔'' اس کے لہجے کی بے بسی، سمیرا کے دل کو پریشان کرگئی اور انہوں نے فوراً ہی اس کا سر اپنے کندھے سے لگالیا۔

''میرا خیال ہے تم اپنا ٹرانسفر گرلز کالج میں کروالو۔''

''یہ اس... مسئلے کا حل نہیں اماں، زندگی کے ہر شعبے میں کہیں نہ کہیں مردوں سے واسطہ ضرور پڑتا ہے اب اگر میں ایسے ہی گھبرا کر سب کچھ چھوڑنے لگی تو ہوگیا کام.....'' امی سے اپنا مسئلہ ڈسکس کرکے وہ خاصی مطمئن ہوچکی تھی۔

''لیکن بیٹا اتنا اسٹریس تمہاری طبیعت خراب کردیتا ہے، اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ چھوڑ دو ایسی جگہ جو تمہارے لیے پریشانی کا باعث بنے۔'' سمیرا کو اپنی یہ بیٹی تمام بچوں سے زیادہ عزیز تھی، اس لیے وہ اسے ذرا سا بھی پریشان نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

''کچھ نہیں ہوتا اماں اور ویسے بھی میری طبیعت اب پہلے سے خاصی بہتر ہے۔'' اس نے اپنی ماں کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''اللہ کرے کہ تمہاری طبیعت ایسے ہی بہتر رہے۔'' انہوں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے دعا دی۔

''آمین۔'' دل ہی دل میں کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''میں تھوڑا سونے لگی ہوں پلیز آپ عصر تک لازمی جگا دیجیے گا۔ کل میرا ٹیسٹ ہے وہ یاد کرنا ہے۔''

''ٹھیک ہے، میں جگادوں گی تم سوجاؤ۔'' امی کا جواب سنتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆

پورا لاؤنج نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، صرف ایک زیرو پاور کا بلب روشن تھا۔ وہ آہستہ، آہستہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آگیا۔ اپنے کمرے کا دروازے کھولنے کے لیے جیسے ہی ناب پر ہاتھ رکھا کسی نے اس کا بازو سختی سے تھامتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

''کہاں سے آرہے ہو اتنی رات میں؟'' اس نے پلٹ کر دیکھا پاپا اس کے عین پیچھے کھڑے تھے۔

''ابھی تو پاپا صرف بارہ بجے ہیں۔'' وہی ازلی بے فکری اس کے لہجے سے جھلک رہی تھی۔

''بارہ صرف نہیں ہوتے ذوہان تم اچھی طرح جانتے ہو جس علاقے میں ہم رہتے ہیں وہاں سرِشام ہی رات کے اندھیرے پھیل جاتے ہیں ایسے میں بارہ بجے گھر کا گیٹ کھول کر تمہارا اکیلے اس طرح اندر آنا کچھ ٹھیک نہیں ہے اور یہ بات میں تمہیں کئی بار سمجھا چکا ہوں مگر جانے تم کیوں نہیں سمجھتے۔'' وہ اس کا بازو تھامے تھامے سخت لہجے میں بولے۔

''ٹھیک ہے پاپا، آئندہ احتیاط کروں گا، ابھی پلیز میرا بازو تو چھوڑ دیں۔ تکلیف ہورہی ہے۔ مزید یہ کہ... باہر گیٹ پر خان بابا موجود تھے اس لیے اس مسئلے پر اتنا پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔''

''لیکن ابھی تک تم تھے کہاں؟'' اس کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بازو چھوڑنے کے باوجود وہ وہیں کھڑے تھے۔ شاید اس کے آخری جملے پر انہوں نے غور بھی نہیں کیا تھا۔

''افوہ، کیوں اتنی انکوائری کر رہے ہیں ہم تو شعی کے گھر میں وڈیو گیم کھیل رہے تھے۔'' جواب دیتے ہی وہ انہیں اسی جگہ کھڑا چھوڑ کر اندر کمرے میں داخل ہوگیا اس کے پیچھے کھڑے فہد صاحب کافی دیر تک بند دروازہ تکتے رہے جہاں سے ابھی چند لمحے قبل ان کا اکلوتا اور لاڈلا بیٹا انہیں کوئی اہمیت دیے بنا اندر کمرے میں جا کر دروازہ بھی بند کر چکا تھا۔ وہ کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہے پھر ایک ٹھنڈی سانس بھر کر واپس سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے۔

☆☆☆

''اوئے وہ دیکھ.....''

شعی نے اشارے سے اس کی توجہ سامنے کی جانب مبذول کروائی جہاں زلف اپنی کسی دوست کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔

''جو بھی ہے استاد لڑکی ہے خوب صورت.....'' شاویز جیسے اسے نظروں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے بولا۔

''خوب صورت اور بدتمیز.....'' ذوھان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ ''بات ایسے کرتی ہے جیسے ہم نے اس سے قرض لے کر کھایا ہو جاہل لڑکی' پتا نہیں خود کو سمجھتی کیا ہے؟''

''اصل میں بات صرف اتنی ہے کہ محترمہ کو اندازہ ہو چکا ہے کہ انہیں کالج کی خوب صورت لڑکیوں میں شمار کیا جانے لگا ہے اور شاید یہی وجہ ہے جس نے اس کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا دیا ہے۔'' شعی کا تجزیہ اس کی اپنی سوچ کے عین مطابق تھا۔

''دفع کرو، ہمیں کیا جو مرضی آئے خود کو سمجھتی رہے، مجھے تو ویسے بھی اتنی ملانی ٹائپ لڑکیاں ذرا پسند نہیں..... صاف ایسا لگتا ہے جیسے دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے روپ بدل لیا ہو۔''

ذوھان کا تعلق جیسی آزاد خیال سوسائٹی سے تھا وہاں اس طرح لپٹی لپٹائی لڑکیوں کے لیے ہمیشہ ہی فضول باتیں کی جاتی تھیں۔ یہی وجہ تھی ان کے گروپ نے ایسی لڑکیوں کو مختلف نام دے رکھے تھے جیسے نجا، پردے کی بوبو، ملانی وغیرہ جس میں زلف... سرفہرست تھی جس کا سرعام مذاق اڑا کر یہ لڑکے اپنے دل کو تسکین دیا کرتے تھے اور اب بھی ایسا ہی ہوا، وہ اپنی دوست سے باتیں کرتی ہوئی ان کے قریب سے گزری تو سارے ایک ساتھ قہقہہ مار کر ہنس دیے مقصد صرف اس کا مذاق اڑانا تھا۔ وہ کوئی نوٹس لیے بنا ان کے پاس سے خاموشی سے گزر گئی تھی۔

☆☆☆

''یہ بریانی کہاں سے آئی ہے؟'' گھر میں گھستے ہی بریانی کی خوشبو سونگھتے ہوئے وہ کچن میں پہنچ گئی جہاں سامنے ہی سلیب پر بریانی کی ڈش رکھی تھی۔

''بابا لائے ہیں، شاید مدرسے میں آج کوئی نیاز تھی۔'' اس کی بڑی بہن خولہ نے وہی بیٹھے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ شکر ہے، آج میرا بہت دل چاہ رہا تھا بریانی کھانے کو اور دیکھ لو گھر آتے ہی مل بھی گئی۔'' اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک چمچ بھر کے بریانی منہ میں ڈالتے ہوئے اپنی دلی خوشی کا اظہار کیا۔

''ظہر کی نماز قضا ہو رہی ہے بچہ، پہلے وہ ادا کرو پھر دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھا لینا اس طرح بیچ میں چمچ مارنا اچھا نہیں لگتا۔'' جانے بابا کب کچن کے دروازے پر آن کھڑے ہوئے اسے پتا ہی نہیں چلا اب جو ان کی آواز سنی تو ایک دم شرمندہ سی ہوئی۔

''سوری بابا جان۔'' فوراً اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے اس نے وہ چمچ سنک میں رکھا اور کچن سے باہر نکل آئی۔ سامنے ہی اس کی آٹھ سالہ بھانجی شبینہ کھڑی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ تو اتنی بڑی ہیں خالہ جان پھر بھی ابھی تک میری طرح ڈش میں کھا کر سب کے لیے جھوٹا کر دیتی ہیں۔" شبینہ نے معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ظاہر ہے، ننھی پری، خالہ تو آخر میں تمہاری ہی ہوں ناں اسی لیے عادتیں بھی تمہارے ہی جیسی ہیں۔" شبینہ کی پونی ہولے سے کھینچ کر وہ ہنس دی۔

☆☆☆

فہد صاحب ابھی اسپتال سے واپس ہی لوٹے تھے کہ گھر میں اکرام (ملازم) دوڑا چلا آیا۔

"صاحب جی جلدی آئیں..... باہر پولیس آئی ہے، ذوھان صاحب کو پوچھ رہی ہے جی۔" اکرام نے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ انہیں اطلاع دی۔

"پولیس..... ذوھان کے لیے ..... خیریت تو ہے۔" ان کے بولنے سے قبل ہی روحی بولتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں، پیچھے، پیچھے وہ بھی باہر گیٹ تک آگئے جہاں سامنے ہی ایک انسپکٹر موجود تھا۔

"آپ کے بیٹے کے خلاف تھانے میں کمال صاحب نے شکایت درج کرائی ہے، اس نے کل سامنے پارک میں کرکٹ کھیلتے ہوئے ان کے بیٹے ارسل کی ٹانگ پر زوردار بیٹ مارا ہے جس سے اس کے گھٹنے کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے۔"

"سوری سر، وہ اس وقت گھر پر نہیں ہے کوچنگ سینٹر گیا ہے، واپس آتا ہے تو میں اسے خود لے کر تھانے آتا ہوں۔ ہم وہیں بیٹھ کر کمال صاحب سے معافی مانگ لیں گے انشاء اللہ سارا مسئلہ حل ہوجائے گا، آپ فکر مت کریں۔"

روحی کی تو سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دیں جب فہد صاحب نے آگے بڑھ کر بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

"بات میری فکر کرنے کی نہیں ہے ڈاکٹر صاحب اصل مسئلہ آپ کے بیٹے کا ہے جو بلاوجہ لڑائی جھگڑا مول لے کر محلے والوں کی پریشانی کا سبب بن رہا ہے،

بہترین تحریریں، لاجواب روداد اور
اعلیٰ داستانیں پڑھنے والوں کے لیے
سرگزشت کا مطالعہ ضروری ہے

ماہنامہ سرگزشت کراچی

شمارہ دسمبر 2016ء
کی جھلکیاں

سکندر ثانی
اس شخص کا زندگی نامہ جو تاریخ میں اپنی الگ شناخت رکھتا ہے

ایلی کوھن
اسرائیلی ایجنٹ کی روداد جس نے مسلمان ممالک کو بے انتہا نقصان پہنچایا

شمشال سے ٹورنٹو
ایک چونکانے والے موڑ پر، دلچسپی سے بھرپور الگ انداز کا سفرنامہ

سراب
2007 سے جاری طویل سرگزشت اختتام کے در پر آپہنچی ہے

مقدر
اس دوشیزہ کی سچ بیانی جو شادی سے پہلے مردوں کو آزمانا چاہتی تھی

اور بھی بہت سی دلچسپ سچ بیانیاں، اثر رکھنے والے واقعات گرویدہ کر لینے والی تحریریں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بجائے تھانے لاکر اسے سمجھانے کے..... کوشش کریں کہ آپ خود اسے سمجھا سکیں، آپ اس کے باپ ہیں۔ کم از کم آپ میں اتنی صلاحیت تو ہو کہ ایک اٹھارہ بیس سالہ لڑکے کو کنٹرول کر سکیں۔'' انسپکٹر نے تلخ لہجے میں اپنی بات مکمل کی، فہد صاحب اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ اس وقت غصے میں ہے اس لیے انہوں نے مزید کچھ کہنے کا ارادہ قطعی ترک کردیا مبادا کہیں بات مزید خراب ہوجائے۔

''دیکھیں سر! میں دوسری بار آیا ہوں آپ کو یہ سمجھانے کے لیے کہ اپنے بیٹے کو قابو کریں کہیں ایسا نہ ہو میرے یہاں سے جاتے ہی نیا آنے والا ایف آئی آر کاٹ کر ہی آپ تک پہنچے اور اس طرح آپ کو محلے میں اپنی عزت بچانا مشکل ہوجائے۔'' انہیں تنبیہی نگاہوں سے گھورتا ہوا انسپکٹر واپس پلٹ گیا۔

''یہ سب تمہارے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے، برباد کردیا تم نے میرے جوان بیٹے کو۔'' اندر آتے ہی انہوں نے اپنا غصہ روحی پر اتارنے کی کوشش کی۔

''اگر میرے لاڈ پیار نے بگاڑ دیا ہے تو آپ سدھار لیں، صرف میری ذمے داری نہیں ہے اسے سنبھالنے کی۔ آپ بھی اس کی تربیت میں اپنا حصہ ڈال لیں، آخر کو باپ ہیں اس کے۔'' ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ فہد صاحب کی کسی بات کا پلٹ کر جواب نہ دیں۔

''اب کیا خاک تربیت ہونی ہے اب تو جو تباہی ہونی تھی ہوچکی۔ یہ عمر تربیت کرنے کی نہیں ہے بلکہ جو تربیت ہوئی ہے اس کے ظاہر ہونے کا وقت ہے جو ہورہا ہے۔'' وہ غصے میں دانت پیستے ہوئے مگر آواز دباتے ہوئے بولے مبادا کوئی ملازم سن لے اور یہی وہ لمحہ تھا جب لاؤنج کا دروازہ دھکیلتا ذوہان اندر داخل ہوا... اندر پاؤں رکھتے ہی اسے ماحول میں موجود گرمی کا احساس ہوگیا اور وہ وہیں دروازے کے پاس ہی رک گیا۔

''لو آگیا تمہارا لاڈلا۔'' فہد صاحب کی اس پر نظر پڑتے ہی وہ بیوی سے مخاطب ہوئے۔

''خود سمجھا دو..... ورنہ مجھے کہو تو پولیس کو فون کردوں کہ آکے تھانے لے جائے۔ وہاں شاید زیادہ آسانی سے یہ ہر بات سمجھ جائے گا۔'' وہ ذوہان کو خون آلود نگاہوں سے گھور رہے تھے۔

''خیریت ہے مما کیا ہوا انہیں؟'' وہ باپ کو قطعی نظر انداز کرتا ماں کے قریب آکر ایسے بولا جیسے اسے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

''تم نے پھر سے ارسل کو مارا ہے؟'' روحی کے جواب دینے سے قبل ہی انہوں نے ذوہان کے قریب پہنچ کر اس سے جواب طلبی کی۔

''مارا نہیں ہے، غلطی سے بیٹ اس کی ٹانگوں پر لگ گیا۔ جسٹ کھیل کے دوران اور بس..... حد ہے اتنا بڑا لڑکا ہے ذرا سی برداشت نہیں۔ فوراً رونے پہنچ جاتا ہے۔''

''رونے وہ خود نہیں پہنچا، پولیس آئی تھی۔ اس کے باپ نے تھانے میں کمپلین کی ہے تم نے اس کے بیٹے کو مارا ہے۔''

''اس کی تو.....'' وہ گالی دیتے، دیتے رک گیا۔

''پلیز پاپا اب آپ بیچ میں مت آیئے گا اسے اب میں خود ہی سیدھا کرلوں گا، لڑکیوں کی طرح ہر بات کی شکایت لے کر گھر آجاتے ہیں دونوں باپ، بیٹا۔''

''یاد رکھنا ذوہان اگر اب تم نے ارسل کو کچھ کہا تو میں تمہیں اس گھر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ بے دخل کردوں گا تمہیں اپنے گھر کی ہر چیز سے سمجھے تم۔'' یہ محض دھمکی تھی اور ذوہان یہ بات اچھی طرح جانتا تھا اس لیے خاموش کھڑا رہا۔ وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

''سوری بولو اپنے پاپا سے۔'' اُن کے باہر نکلتے ہی وہ بیٹے سے مخاطب ہوئیں۔

''کس بات کی سوری؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ذوھان نے حیرت سے شانے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ بالکل ایسے جیسے وہ ہر بات سے قطعی لاعلم ہو۔

"تمہیں نہیں معلوم..... ابھی تم نے اپنے پاپا کے ساتھ کس قدر بد تمیزی سے بات کی ہے؟ جاؤ جا کر معافی مانگو ان سے پورے دس گھنٹے بعد اسپتال سے گھر آئے تھے اور آتے ہی تمہارے مسئلے میں الجھ گئے۔"

اب جا کر روحی کو احساس ہوا تھا کہ ڈاکٹر صاحب پورے دس گھنٹے بعد گھر آئے ہیں، ذوھان نے کوئی جواب نہیں دیا اور بنا کچھ کہے اوپر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا بالکل ایسے جیسے ماں کا مخاطب وہ نہیں کوئی اور تھا۔ روحی نیچے کھڑی اسے اوپر جاتا دیکھ کر تلملاتی رہیں۔

☆☆☆

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟" بالاج نے بہن کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

"اب تو کافی بہتر ہوں شکر الحمد للہ!" بڑے بھائی کو دیکھتے ہی اس نے جلدی سے اپنا دوپٹا ٹھیک کر کے بیٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹی رہو بیٹا! مجھے تو رات ہی تمہاری بھابی نے بتایا تھا کہ تمہیں پھر سے بخار ہو گیا ہے، اس لیے ابھی آفس جانے سے پہلے میں تمہاری طبیعت پوچھنے آ گیا۔"

"سمجھ میں نہیں آتا اسے ہر دوسرے دن بخار کیوں ہو جاتا ہے۔" امی کمرے میں اس کا ناشتا لیے داخل ہوئیں۔

"موسم تبدیل ہو رہا ہے امی، اس کا اثر سب پر پڑتا ہے، مونس بھی رات سے کھانس رہا ہے آپ بلاوجہ ٹینشن مت لیں۔" بالاج نے ماں کو سمجھاتے ہوئے اپنے بیٹے کی طبیعت کا ذکر بھی کر دیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر اسے تو دو ہفتے ہو گئے اسی طرح بخار چل رہا ہے۔ سوچ رہی ہوں کہ ٹیسٹ کروالوں کہیں ڈینگی نہ ہو گیا ہو اللہ معاف کرے بخار کی علامات ملیریا والی ہیں کبھی چڑھنا اور کبھی اترنا۔"

"چلیں دیکھ لیں، نہ ٹھیک ہو تو پھر ڈاکٹر سے ٹیسٹ لکھوالیں گے ویسے جہاں تک میرا خیال ہے یہ کمزور بہت ہے اوپر سے کھانا پینا بھی نہ ہونے کے برابر ہے، یہ تمام باتیں بھی تو طبیعت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔" بالاج کی بات کافی حد تک درست تھی کھانے کے معاملے میں وہ ایسی ہی تھی اور اب تو جب سے اس کی طبیعت خراب ہونا شروع ہوئی تھی اس کا کھانا پینا بس برائے نام ہی رہ گیا تھا۔

☆☆☆

وہ جیسے ہی لائبریری میں داخل ہوئی ایک دم پہلی ہی نظر سامنے بیٹھے ذوھان پر پڑی، اسی پل ذوھان نے بھی اسے نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر سے اپنے سامنے رکھی کتاب میں مصروف ہو گیا۔ یہاں وہ اکنامکس کا پیریڈ چھوڑ کر چھپا بیٹھا تھا کیونکہ کچھ دیر قبل ہی سر ہمدانی نے پورے کالج کا ہنگامی دورہ کرتے ہوئے وہ تمام لڑکے پکڑ لیے تھے جو کلاسز بنک کر کے یہاں وہاں پھرتے تھے۔ ذوھان کی قسمت اچھی تھی جو اسے یہاں آ کر چھپنے کا موقع مل گیا ورنہ شعیب اور شاویز دونوں ہی پکڑے جا چکے تھے اور اب یقیناً پرنسپل صاحب کے آفس میں ان کا تفتیشی پیریڈ چل رہا ہو گا اور ضرور دونوں کے گھر فون بھی کر دیا گیا ہو گا یہی وجہ تھی کہ یہ پورا پیریڈ اب اسے یہاں لائبریری میں ہی رہنا تھا۔ ذوھان نے دیکھا زلف کے پیچھے ہی ارسل بھی اندر داخل ہوا۔ شاید وہ دونوں ساتھ ہی آئے تھے۔ کیونکہ اگر زلف کلاس میں کسی سے بات کرتی تھی تو وہ صرف ارسل تھا ورنہ تو ان دو سالوں میں ذوھان نے اسے کسی سے بات کرتے نہ دیکھا تھا، ارسل کی نظر ذوھان پر نہیں پڑی تھی اس لیے وہ اس کے قریب ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ جب ہاتھ میں کتاب لیے زلف اس کے قریب آئی اور اسے ذوھان کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

قریب بیٹھا دیکھ کرنا گواری کے واضح تاثرات اس کے چہرے پر چھا گئے۔

''ارسل اٹھو یہاں سے وہ سامنے والی ٹیبل خالی ہے وہاں بیٹھتے ہیں۔'' چہرے کے ساتھ، ساتھ اس کے لہجے میں بھی ناگواری رچی ہوئی تھی۔

''کیوں' ارسل کوئی لڑکی ہے جسے میرے ساتھ بیٹھنے میں پرابلم ہورہی ہو؟'' نہ چاہتے ہوئے بھی ذوھان اس کی بات سن کر تپ گیا اور سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ جبکہ اس کی بات کا جواب دونوں میں سے کسی نے نہ دیا، زلف تو دوسری ٹیبل کی جانب بڑھ گئی لیکن اس سے قبل کہ ارسل کرسی چھوڑ کر اٹھتا ذوھان نے اسے بازو سے پکڑ کر پھر سے بٹھادیا۔

''بیٹھ جاؤ یار کیوں ڈر رہے ہو نہیں مارتا ویسے بھی آج میرا یہاں لائبریری میں پھڈا کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔'' ارسل کو دیکھتے ہوئے وہ مذاق اڑانے والے انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔

''بازو چھوڑو میرا۔'' ارسل نے غصے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑایا۔

''اپنی غلط فہمی دور کرلو کہ میں تم سے ڈرتا ہوں، بات صرف اتنی ہے کہ میں تم جیسے بدتمیز لوگوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتا۔'' ذوھان سے اپنا بازو چھڑاتے ہی ارسل نے ایک بار پھر سے کھڑا ہونے کی کوشش کی مگر جانے ذوھان کو کیا ہوا اس نے ہلکا سا دھکا دے کر اسے کرسی پر گرادیا۔ لائبریری کی خاموشی میں ایک دم ابھرنے والی یہ آواز خاصی تیز تھی۔ زلف تیزی سے واپس پلٹتے ہوئے ان دونوں کی طرف آئی لیکن اس سے قبل کہ بات مزید آگے بڑھتی لائبریرین بھی اپنی سیٹ چھوڑ کر ذوھان کے سر پر آن پہنچی جبکہ یہاں وہاں بیٹھے اکا دکا طلبا کے چہرے پر بھی یہ منظر دیکھ کر خاصی ناگواری پھیل چکی تھی۔

''کیا بدتمیزی ہے یہ اب لائبریری جیسی جگہ بھی ایسے غنڈوں سے محفوظ نہیں رہی۔'' ذوھان کے کان سے یہ آواز ٹکرائی ضرور مگر کون بولا اسے پتا نہ چلا کیونکہ لائبریرین کی آمد نے اسے معاملے کی کسی حد تک سنگینی کا احساس دلادیا تھا۔

''کیا ہنگامہ ہے یہ؟ لائبریری اور کینٹین میں کوئی فرق نہیں نظر آتا تم لوگوں کو۔'' لائبریرین مسز احمد اس کے قریب آکر دبی، دبی آواز سی بولیں۔

''سوری میم' میں اٹھنے لگا تھا کہ سلپ ہوگیا اور تھینک یو ذوھان تم نے مجھے گرنے سے بچالیا۔'' اپنی کرسی پیچھے کرتا ارسل ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا اس دفعہ اسے کسی نے روکنے کی کوشش نہ کی اور پھر وہ دونوں اسے وہیں بیٹھا چھوڑ کر لائبریری سے باہر نکل گئے جبکہ زلف کو اپنے کل جمع کروائے جانے والے اسائنمنٹ کی فکر تھی جس کی تیاری کے لیے وہ لائبریری آئی تھی جہاں ذوھان کے بلاوجہ کے جھگڑے نے سب کچھ خراب کردیا۔

☆☆☆

''کیا بات ہے ذوھان' آج کل تم شام میں باہر نہیں جاتے۔'' دو تین دن سے اسے مسلسل گھر پر ہی دیکھ کر روحی کو حیرت ہوئی اس لیے پوچھے بنا نہ رہ سکیں۔

''باہر جاؤں تو بھی آپ پریشان رہتی ہیں، نہ جاؤں تو بھی پریشان..... مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔'' روحی کو لگا وہ بلاوجہ ہی چڑ گیا تھا۔

''تمیز سے بات کرو ذوھان جو پوچھا ہے اس میں ایسا کچھ نہیں کہ تم ایک دم اتنے روکھے ہو کر جواب دو۔''

جانے کیوں انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ ذوھان کچھ دنوں سے پہلے کی نسبت خاموش ہے مگر اس کی کیا وجہ تھی وہ اب تک جان نہیں پائی تھیں۔

''میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔'' گود میں رکھا کشن صوفے پر پھینک کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت کو؟ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ طبیعت خراب ہے۔'' ذوھان کی طبیعت کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سن کر روحی یک دم پریشان ہوا ٹھیں۔

"کچھ نہیں، گلے میں معمولی سی تکلیف ہے آپ ٹینشن نہ لیں۔" انہیں وہیں کھڑا چھوڑ کر وہ لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

"یہ ادا یہ ناز یہ انداز آپ کا
دھیرے، دھیرے پیار کا بہانہ بن گیا"

زلف کو اپنے پاس سے گزرتے دیکھ کر فیصل نے بے سُرے پن سے لے لگائی جسے سن کر اس کے ساتھ موجود شاویز اور شعیب ہنس دیے۔ جبکہ ذوھان ان سب کو قطعی نظر انداز کیے اپنے موبائل میں بزی تھا اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہی باقی سب بھی سنجیدہ ہو گئے۔

"اوئے تمہیں میڈم بشریٰ خواجہ نے کیوں بلوایا تھا؟" شعیب کو جیسے ہی یاد آیا وہ خود پوچھ بیٹھا۔ میڈم بشریٰ خواجہ نہ صرف ان کی اردو لیکچرار تھیں بلکہ کالج میں موجود اردو ادبی سوسائٹی کی صدر بھی تھیں۔

"آل کالجز ڈرامے کے مقابلے کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں ہمارا کالج بھی حصہ لے رہا ہے۔" ذوھان نے موبائل آف کر کے جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"میڈم بشریٰ اپنے ڈرامے میں مجھے لینا چاہتی ہیں اس لیے بلوایا تھا، میں کہہ آیا ہوں کہ اسکرپٹ دے دیں پڑھ کر دیکھ لوں کہ میں کر سکتا ہوں یا نہیں۔" ذوھان شروع سے اپنے اسکول میں بھی مختلف مقابلوں میں حصہ لیتا رہا تھا جس کا علم میڈم کو بھی تھا اس لیے انہوں نے آج خاص طور پر ذوھان کو اپنے آفس بلوایا تھا۔

"اوہ، اچھا ہے یار لے لو حصہ..... اسی بہانے کم از کم کچھ دن تمہاری جان پڑھائی سے تو چھٹی رہے گی۔" شاویز اپنی سوچ کے مطابق ہنس کر بولا۔

"ویسے کون سا پڑھائی نے مجھے پکڑ رکھا ہے۔" ذوھان نے منہ میں ڈالی چیونگم کا بڑا سا غبارہ بناتے ہوئے بے پروائی سے جواب دیا۔

"سب سے زیادہ خاص بات جس نے مجھے اس ڈرامے میں حصہ لینے پر مجبور کیا وہ پتا ہے کیا ہے؟" وہ عجیب پُر اسرار سے انداز میں ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ "میرے ساتھ ہیروئن کا رول اپنی ملائی صاحبہ کر رہی ہیں۔" اس کا اشارہ کس طرف تھا سب بنا نام پوچھے ہی جان گئے۔

"اوہ....." سب کے منہ سے یہ لفظ ایک ساتھ ہی ادا ہوا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے اسے جب یہ پتا چلے گا کہ ڈرامے میں مراد کا کردار مجھے کرنے کے لیے دیا گیا ہے، وہ فوراً سے انکار کر دے گی جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس میں اتنی ہمت اور اعتماد نہیں کہ وہ میرے مقابل کام کر سکے۔" ذوھان کی خود اعتمادی اور خوش فہمی دونوں اسی وقت اپنے عروج پر تھیں۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہوگا، وہ ان لوگوں میں سے ہے جو چیلنج کا سامنا بے خوفی سے کرتے ہیں اور تم اس کے لیے ایک چیلنج ہو جس سے گھبرا کر وہ کبھی اپنا راستہ تبدیل نہیں کرے گی۔"

جو بھی تھا شاویز کے خیالات اکثر ہی زلف کے معاملے میں مثبت ہوتے اور اس حساب سے وہ اپنے باقی دوستوں سے مختلف تھا۔

"چلو دیکھتے ہیں بھاگتی ہے یا مقابلہ کرتی ہے اور مجھے زیادہ مزہ اس وقت ہی آئے گا جب وہ میرا مقابلہ کرے گی کیونکہ مجھے بزدل لوگ پسند نہیں۔" ذوھان نے دور کھڑی زلف کو دیکھتے ہوئے معنی خیز انداز میں کہا تھا۔

☆☆☆

"آپ کو نیچے ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں؟" رحیم بابا آہستہ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ ان کی آواز سنتے ہی انگلش موویز میں پوری طرح منہمک ذوھان نے جلدی سے کمپیوٹر اسکرین بند کر دی اور ناگواری سے رحیم بابا کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جانب پلٹا۔

''آپ سے کتنی بار کہا ہے میرے کمرے میں بنا دروازہ ناک کیے مت آیا کریں مگر مجال ہے آپ کی سمجھ میں کوئی بات آجائے۔'' وہ غصے کے عالم میں بولا۔

''سوری ذوھان بیٹا.....'' رحیم بابا مارے گھبراہٹ کے دروازے سے ہی باہر پلٹنے لگے جب اس نے آواز دے کر انہیں روکا۔

''اب آہی گئے ہیں تو بولیں کیا بات ہے؟'' وہ تکیہ سیدھا کر کے لیے لیٹ چکا تھا ساتھ ہی اس نے کمپیوٹر سے لگے ہیڈفون نکال دیے تیز میوزک کی آواز سارے کمرے میں پھیل گئی۔

''وہ جی آپ کو ڈاکٹر صاحب نے بلایا ہے۔'' پہلے والا ہی پیغام انہوں نے ایک بار پھر سے دُہرایا۔

''ان سے جا کر کہیں میں سو گیا ہوں۔'' اطمینان سے کہتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''مگر آپ تو.....'' رحم بابا نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر ذوھان کے تیور دیکھتے ہی مارے خوف کے ان کی آواز بھی بند ہوگئی۔

''آپ سے جتنا کہا ہے اتنا کام کریں اور ہاں جاتے ہوئے دروازے کا لاک اندر سے بند کر جائیں۔'' ماتھے پر تیوریاں ڈالے انہیں ہدایت دیتا وہ واش روم میں گھس گیا۔

☆☆☆

''میری سمجھ میں نہیں آتا میں اس لڑکے کا کیا کروں؟'' فہد صاحب نے غصے سے ہاتھ میں پکڑی رپورٹ کارڈ ٹیبل پر پٹخی۔ آج ذوھان کے کالج میں پیرنٹس ٹیچر میٹنگ تھی۔ جہاں خصوصی طور پر پڑھائی میں کمزور اور بے پروا بچوں کے والدین کو بلایا تھا۔ پرائیویٹ کالج تھا جبھی یہاں پڑھائی کے معاملے میں سختی تھی۔

''ایک ہی بیٹا ہے جسے بے جا لاڈ پیار میں بگاڑ کر رکھ دیا اور بیٹیاں دیکھو اتنی قابل ڈاکٹرز اور یہ نکما ناکارہ.....'' وہ شدید غصے کے عالم میں تھے۔

''کیوں ٹینشن لے رہے ہیں ابھی چھوٹا ہے' انشاء اللہ دو چار سال تک خود بھی سمجھدار ہو جائے گا پھر چھوڑ دے گا سب بے پروائیاں۔'' اپنے ناخن فائل کرتے ہوئے روحی اطمینان سے بولیں۔

''دو چار سال.....'' فہد صاحب نے حیرت سے دُہرایا۔

''آپ شاید بھول گئی ہیں اگلا سال اس کے کیریر کے شروع ہونے کا سال ہے اور میں چاہ رہا تھا کہ اسے اکاؤنٹ اینڈ فنانس کے لیے کسی اچھی یونیورسٹی میں داخل کروادوں لیکن یہاں تو لگ رہا ہے وہ بی کام بھی مشکل سے ہی کر پائے گا۔'' ذوھان کے آج کے رزلٹ نے انہیں خاصا مایوس کیا تھا۔

''میرا خیال ہے تم زوھان سے بات کرو، میں اس کا ایڈمیشن وہیں آسٹریلیا میں کروا دیتا ہوں' وہاں بڑی بہن ہے یہ وہاں رہے گا تو تھوڑی اس پر نظر ہی رکھے گی اور یہاں سے جا کر کم از کم اس کی جان ان آوارہ لڑکوں سے تو چھوٹ جائے گی جو اس کے گرد پروانہ وار گھومتے ہیں اور تمہارے بلاوجہ کے لاڈ پیار سے بھی جو اسے نکما اور ناکارہ بنا رہا ہے۔''

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر آپ کی ہر بات مجھ پر ہی آکر کیوں ختم ہوتی ہے۔ ذوھان کے سامنے تو آپ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے منہ میں زبان ہی نہیں ہو، پتا نہیں کیوں آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں ہر وقت بول، بول کر اس کے سامنے بری بنتی رہوں۔'' روحی نے ہاتھ میں پکڑا فائلر ٹیبل پر پٹخا فہد نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے سامنے رکھا موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

☆☆☆

وہ جیسے ہی کینٹین میں داخل ہوا ایک دم نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھی زلف پر پڑی، جس کے سامنے والی کرسی پر ارسل بیٹھا تھا۔ ذوھان کے جی میں جانے کیا آئی آہستہ، آہستہ چلتا ان کی ٹیبل کے پاس جا پہنچا جبکہ اس کے دوسرے دوست وہیں کھڑے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے دیکھتے رہے۔

''سنا ہے تم نے سہتی کا کردار کرنے سے انکار کردیا ہے۔'' سینے پر دونوں ہاتھ باندھے وہ اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ ایسی مسکراہٹ جس نے زلف کے تن بدن میں آگ لگادی۔

''تم نے بالکل ٹھیک سنا ہے۔'' چہرے کی نسبت اس کا لہجہ بالکل پُرسکون تھا۔ ''میں ایسے کسی ڈرامے میں کام نہیں کرسکتی جس کا ایک اہم کردار کالج کے کسی ایسے لڑکے کو دے دیا جائے جو اخلاقیات سے قدرے بے بہرہ ہو۔''

''اتنی مشکل اردو نہیں بولو، صاف لفظوں میں کہو کہ میں کسی آوارہ اور لوفر لڑکے کے ساتھ کام نہیں کرسکتی ویٹس آل.....'' وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔ ''یا پھر سچ کہہ دو کہ تم نے مجھ سے ڈر کر یہ ڈراما چھوڑ دیا۔'' ہنستے ہوئے اس نے اپنا جملہ مکمل کیا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم جیسے لوگوں سے نہیں ڈرتی۔'' وہ ذوھان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ترکی بہ ترکی بولی۔

''بیکار کی وضاحتیں مت دو زلف..... چلو گھنٹی بج گئی ہے، کلاس میں چلیں۔'' ارسل نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ایک تو تم پتا نہیں کیوں ہر وقت لڑکیوں کی طرح مجھ سے ڈرتے ہو جبکہ میں تمہارا بچپن کا دوست ہوں۔ دو سالوں میں بدل تو نہیں گیا جو تم ڈرنے لگے ہو۔'' زلف کو چھوڑ کر اس نے ارسل کو اپنے نشانے پر لیا۔

''دراصل ہمیں بچپن سے سکھایا گیا ہے کہ بدتمیز لوگوں کے منہ لگنے سے زیادہ اچھا ہے کہ انہیں اگنور کردیا جائے چلو ارسل.....'' وہ ٹیبل پر رکھا اپنا بیگ اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''یہ ٹھیک کہہ رہی ہے ذوھان، میں کیچڑ میں پتھر ڈالتے ہوئے صرف اس لیے ڈرتا ہوں کہ کہیں گندگی

بھول نہ جانا

سنو
نئے سال کا سورج
طلوع ہونے سے پہلے
اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا
گزرے برس کی طرح
اپنے دعوؤں، وعدوں کو
بھول نہ جانا

شاعرہ: فرزانہ سہیل (مرحومہ)
مرسلہ: شہلا نواز، لاہور

سال 2016 کے لیے الوداعی نظم

وہ جاچکا ہے
مگر جدائی سے قبل کا
ایک نرم لمحہ
ٹھہر گیا ہے
میری ہتھیلی کی پشت پر
زندگی میں
پہلی کا چاند بن کر

کلام: پروین شاکر
مرسلہ: اسما جمشید، ڈی آئی خان

محبت

چلو اِک کام کرتے ہیں
چلو اِک کام کرتے ہیں
زمانے بھر میں نفرت کو
بہت بدنام کرتے ہیں
محبت عام کرتے ہیں
چلو بارش کے پانی میں
سفینے پھر چلاتے ہیں
یونہی بچپن کی ریتوں سے
جہاں کو رام کرتے ہیں

مرسلہ: توقیر ہاشمی، منڈی بہاؤالدین

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے چھینٹے میرے صاف کپڑے خراب نہ کردیں۔" ارسل کہتا ہوا اس کے قریب سے نکل گیا جب اس نے پیچھے سے آواز دے کر زلف کو روک لیا۔

"ویسے میں تمہیں کافی بہادر لڑکی سمجھتا تھا مگر اب پتا چلا تم بھی عام لڑکیوں جیسی ایک ڈرپوک لڑکی ہو جو ذوھان علی خان سے ڈر گئی۔" اس کی ہنسی میں جانے کیا تھا کہ زلف اپنی جگہ رک گئی اور پھر واپس پلٹی۔

"اگر تمہارے ساتھ سہتی کا کردار نہ کرنا میری بزدلی ہے تو ٹھیک ہے میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کرتی ہوں اور ابھی جا کر میم بشریٰ کو اس رول کے لیے ہاں کر کے آتی ہوں کیونکہ تم جیسے لڑکوں سے ڈرنا کبھی میری شخصیت کا حصہ نہیں رہا اور نہ ہی کبھی ہوگا۔" تیز تیز لہجہ میں کہتی وہ وہاں سے چلی گئی اور پیچھے کھڑا ذوھان اسے دیکھ کر مسکراتا رہا کیونکہ وہ زلف کو تپا کر اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

☆☆☆

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے جو تم اس لڑکے کے ساتھ ہیروئن کا کردار کرو گی جسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔" خولہ کو جیسے ہی پتا چلا زلف نے ڈرامے میں سہتی کا کردار ادا کرنے کی حامی بھر لی ہے وہ غصے میں آ گئی۔

"ڈرامے کی ہیروئن ..... سمجھیں!" زلف نے اپنی بہن کی بات کی تصحیح کی۔

"اور ویسے بھی کوئی کام کرنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ سامنے والی شخصیت تمہاری پسندیدہ ہو کئی دفعہ غیر پسندیدہ لوگوں کے ساتھ بھی کام کرنا پڑ جاتا ہے ڈیئر اور یہی زندگی ہے۔"

"فضول کا فلسفہ مت جھاڑو بیٹا..... خولہ کا کہنا درست ہے کوئی ضرورت نہیں تمہیں اس ڈرامے میں کام کرنے کی ..... بلاوجہ کی چخ، چخ....." سمیرا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا۔

"افوہ امی، کیوں آپ سب لوگ ایک ہی بات کے پیچھے پڑ گئے ہیں چھوڑ دیں اس موضوع کو کوئی اور بات کریں۔" زلف چڑ گئی، خولہ نے آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی امی کو مزید بحث سے باز رکھنے کی کوشش کی جسے سمجھتے ہوئے وہ خاموش ہو گئیں۔

☆☆☆

"یہ ڈرامے کا اسکرپٹ ہے جسے تم دونوں نے اچھی طرح پڑھنا ہے بالکل اس طرح کہ محسوس ہو یہ تم لوگوں کی زندگی کا حقیقی کردار ہے اور جب ادا کرنے لگو تو اس کے اندر ڈوب جاؤ، ایک، ایک لفظ ایسے ادا ہو جیسے تم نے اپنے دل کی گہرائیوں سے ادا کیا ہے۔" میڈم بشریٰ نے دونوں کے ہاتھ میں الگ، الگ اسکرپٹ تھماتے ہوئے ہدایت کی۔

"پہلے تم لوگ اچھی طرح سے پڑھ لو پھر ہم ڈرامے کی ریہرسل شروع کریں گے جس کے لیے ہمارے پاس کم از کم ایک مہینے کا وقت ہے اور اگر کچھ لکھا ہوا سمجھ میں نہ آئے تو مجھ سے آ کر پوچھ لینا اور ہاں کوشش کرنا اردو پڑھنے میں کوئی غلطی نہ ہو اور تلفظ کی ادائیگی بھی درست ہو اور کوئی بات جو پوچھنی ہو پوچھ لو۔"

"مجھے پوچھنی ہے....." زلف فوراً بول پڑی۔

ذوھان نے ایک نظر اس سے چہرے پر ڈالی اور پھر سامنے رکھا اسکرپٹ دیکھنے لگا۔

"سہتی پنجابی اور مراد بلوچ تھا پھر ان کی اردو اتنی صاف اور درست کیسے ہو سکتی ہے، یہ ڈراما بلوچی یا پنجابی میں بننا چاہیے تھا پھر کامیاب ہوتا۔" اپنے تئیں اس کا سوال درست تھا۔

"ثقافت کی کوئی زبان نہیں ہوتی البتہ ملک ضرور ہوتا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ ہر ملک کی ثقافت جداگانہ ہوتی ہے اور سہتی، مراد کا کردار ہماری پاکستانی ثقافت کا ایک حصہ ہے چونکہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے لہٰذا کسی بھی ثقافتی کردار پر بننے والا ڈراما بھی اردو میں ہونا چاہیے اس لیے ہم اسے اپنی قومی زبان میں بنا رہے ہیں اور تمہیں کچھ پوچھنا ہو ذوھان تو پوچھ سکتے ہو۔"

"نہیں میم، میں ساری معلومات رکھتا ہوں اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیے مجھے ایسی چھوٹی، چھوٹی باتیں پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔'' اسکرپٹ اٹھا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ زِلف نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں ہو۔

''ریہرسل کب سے ہے میم؟'' وہ دوبارہ میڈم بشریٰ سے مخاطب ہوئی۔

''پہلے دو چار دن تم دونوں اچھی طرح اسکرپٹ پڑھ لو پھر ہم اس پر کام شروع کریں گے۔ اگلے پیر سے روزانہ بارہ بجے تم لوگ آڈیٹوریم آجانا وہیں ریہرسل ہوگی۔ ڈرامے میں کردار کم ہیں سارا فوکس تم دونوں پر ہی ہے اس لیے یاد رکھنا تمہیں بہت محنت کی ضرورت ہوگی اور مجھے امید ہے تم میرا انتخاب غلط ثابت نہیں کرو گے۔''

''انشاء اللہ میم! ایسا ہی ہوگا، آپ فکر نہ کریں۔'' انہیں تسلی دیتی زِلف بھی لائبریری سے باہر آگئی اس کے پیچھے ہی ذوھان بھی نکل آیا۔ اسے قطعی نظر انداز کرتا وہ سامنے کی طرف بڑھ گیا جہاں فیصل اور شعیب اس کے انتظار میں کھڑے تھے جبکہ زِلف، ارسل کو تلاش کرتی دوسری طرف چلی گئی۔

☆☆☆

اسکرپٹ پڑھتے ہی زِلف کو اندازہ ہوگیا کہ سہتی کے کردار کے لیے حامی بھرنا اس کی زندگی کی ایک بہت بڑی غلطی ثابت ہونے والی ہے۔ اسکرپٹ میں لکھے گئے ڈائیلاگز ایک ایسے شخص کے سامنے ادا کرنا جس سے وہ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہو خاصا مشکل کام تھا اور اپنی اسی بات کا اظہار اس نے فوری طور پر ارسل سے بھی کردیا کیونکہ ارسل اس کا ایسا واحد دوست تھا جس سے وہ اپنی ہر بات شیئر کرسکتی تھی۔

''جب تمہیں پتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنا تمہارے لیے خاصا مشکل ہوگا تو پھر کیا ضرورت تھی بلاوجہ پریشانی مول لینے کی، جاؤ اور جا کر میڈم بشریٰ کو صاف انکار کردو، کہہ دو ان سے کہ تمہیں اپنے گھر سے ایسے ڈرامے میں کام کرنے کی اجازت نہیں ملی جو ہماری ایک رومانوی لوک داستان پر بنایا گیا ہو، انکار کرو اور واپس آجاؤ بات ختم، تم نے کون سا اس کردار کا کوئی معاوضہ لیا ہے جو گھبرا رہی ہو۔'' بے شک ارسل کی بات کافی حد تک درست تھی مگر وہ جانتی تھی کہ اب اس وقت اس کا انکار کرنا درست نہ ہوگا کچھ اور نہ سہی کم از کم میڈم بشریٰ اس سے ضرور ناراض ہوجائیں گی کہ ایک فیصلہ کیوں نہیں کیا۔ وہ سوچ کر خاموش ہوگئی۔

''اب بولو کیا سوچا تم نے؟'' اسے خاموش دیکھ کر ارسل نے ایک بار پھر سے پوچھا۔

''نہیں، میں اس طرح جا کر انکار نہیں کرسکتی، اچھا نہیں لگتا۔ اب جو بھی ہے گلے میں پڑا ڈھول تو بجانا ہی پڑے گا، میں تو صرف اپنے دل میں آئی ایک بات تم سے شیئر کررہی تھی۔'' یہ سب کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی، گھڑی میں ٹائم دیکھا بارہ بج گئے تھے۔

''میں آڈیٹوریم جارہی ہوں ریہرسل کے لیے، تم اکاؤنٹنگ کی کلاس میں میڈم رشنا کو بتا دینا بلاوجہ میری غیر حاضری نہ لگادیں۔'' ارسل کو ہدایت دیتی اس کا جواب سنے بغیر ہی وہ اپنا بیگ اٹھائے اس سمت بڑھ گئی جہاں کالج کا آڈیٹوریم موجود تھا۔

☆☆☆

''بس اب میں تمہارے بِنا اور نہیں جی سکتا، میرے ساتھ چلو سہتی..... چھوڑ دو سب کو۔'' وہ اس کے اتنے قریب آکر بولا کہ زِلف ایک دم گھبرا اٹھی اور دو قدم پیچھے ہوگئی۔ وہ پسینہ، پسینہ ہوچکی تھی اس سے آج تک کبھی کسی لڑکے نے اس طرح بات نہیں کی تھی۔

''ڈائیلاگ بولو زِلف، پک اپ جلدی.....'' میڈم بشریٰ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی مگر وہ شاید اپنی قوتِ گویائی کھو چکی تھی۔

''سوری میم، میں اپنا ڈائیلاگ بھول گئی ہوں۔'' اس سے قبل سہتی کے روپ میں اس کے بولے جانے والے ڈائیلاگ اتنے شاندار تھے کہ میڈم بشریٰ بِنا کوئی سرزنش کیے خاموش ہوگئیں، اس نے دیکھا ذوھان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ایک طرف کھڑا اسے قطعی نظر انداز کیے اپنے فون میں بزی تھا اس میں یہ خوبی تھی کہ وہ جب بھی ڈائیلاگ بولتا تو بھول جاتا کہ سامنے زِلف ہے وہ اسے صرف سہی سمجھ کر بات کرتا جبکہ زِلف اسے مراد سمجھ کر بات کرنے میں بری طرح ناکام ہورہی تھی، یہ ہی وجہ تھی کہ اس کے بولے گئے ہر جملے میں اسے ذوھان ہی جھلکتا نظر آتا جبکہ دوسری طرف ذوھان بالکل نارمل تھا، اب بھی کچھ دیر قبل اس کے بولے گئے رومانوی جملوں سے وہ بالکل نروس ہوگئی اور سب کچھ ایک سیکنڈ میں ذہن سے غائب ہوگیا۔

''میرا خیال ہے میم، اب باقی ریہرسل کل کرلی جائے۔'' ذوھان شاید سمجھ چکا تھا کہ وہ اب مزید کام نہیں کرسکے گی۔

''ٹھیک ہے لیکن بہتر ہوگا آپ دونوں آپس میں یہ ریہرسل کریں، بالکل اکیلے آڈیٹوریم آجایا کریں۔ یہاں ایک دوسرے کے سامنے ڈائیلاگ بولیں، اس طرح آپ دونوں کے درمیان ایک مضبوط باؤنڈنگ پیدا ہوگی جو ہمارے ڈرامے کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے۔'' میم نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میم، انشاء اللہ کل کسی بھی فری پیریڈ میں ہم دونوں یہاں آجائیں گے۔'' بظاہر بے پروائی سے چیونگم چباتے ذوھان نے میڈم کو مطمئن کرنا چاہا۔

''کیوں زِلف، آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟'' میڈم کو مطمئن کرنے کے بعد وہ نہایت شرافت سے زلف سے مخاطب ہوا۔

''نہیں جب ڈراما کرنا ہے تو ظاہر ہے ریہرسل بھی کرنی پڑے گی۔'' زلف کو لگا وہ سمجھ رہا ہے کہ زلف اس سے ڈر گئی ہے، اس لیے اسے نہایت اعتماد کے ساتھ جواب دیتی وہ آڈیٹوریم سے باہر نکل آئی۔ ذوھان تیزی سے بھاگتا ہوا زِلف کے ساتھ ہی باہر آگیا اور ایک سیکنڈ میں ہی اس کے برابر جا پہنچا۔

''ایکسکوزمی.....'' وہ زلف کے سامنے آکر اسے روکتے ہوئے بولا۔

''مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی، جب میں ڈائیلاگ بولتا ہوں تو تم اس قدر گھبرا کیوں جاتی ہو۔''

وہ کالے اسکارف میں لپٹے زلف کے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بولا خلافِ توقع اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

''پتا نہیں کیوں..... مجھے خود سمجھ نہیں آرہا حالانکہ اس سے پہلے میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا۔'' زِلف کو اپنا اعتماد بحال کرنے میں شاید وقت ہورہی تھی جس کا اندازہ ذوھان کو اس کے یک دم سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر ہوچکا تھا۔

''کم آن زِلف اگر تم ایزی فیل نہیں کررہیں تو ڈراما چھوڑ دو، اس طرح یقیناً ہم دونوں بہتر کام نہیں کرسکیں گے جس کے نتیجے میں ہمارا ڈراما بری طرح فلاپ ہوجائے گا اور مقابلے میں پہلا پرائز تو ایک طرف رہا شاید کوئی ہمیں داد بھی نہیں دے گا۔'' ذوھان کی بات کسی قدر درست تھی۔

''اچھی طرح سوچ لو، سب باتیں بھول کر میرے ساتھ ریہرسل کرو، ایک اچھا دوست سمجھ کر یا پھر کم از کم حقیقی مراد ہی سمجھ لو جب تک تم ایسا نہیں سمجھو گی تمہارے لیے کام کرنا مشکل ہوجائے گا۔''

''میرا خیال ہے کہ میں تمہاری بات سمجھ چکی ہوں اور اب یقیناً کل والی ریہرسل قدرے بہتر ہوگی۔'' ذوھان کے دوستانہ اندازِ گفتگو نے اسے خاصا حوصلہ بخشا۔

''گڈ گرل کل فری پیریڈ میں آجانا ہم دونوں مل کر ریہرسل کرلیں گے پہلے دوستانہ ماحول میں پورا ڈراما کرو..... دشمنی اس کے بعد پھر سے ری اسٹارٹ کریں گے، ٹھیک ہے؟''

''اوکے.....'' زِلف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے کھڑا ذوھان اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی۔

(باقی آئندہ)

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY